www.KitaboSunnat.com

التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی واربرٹن

سورۃ البقرۃ

(قسط ۶)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ ان پر ایمان نہیں لائے

صورت و معنی: حروف مقطعات کا سب سے بڑا فائدہ خوئے تسلیم و رضا اور "آمنا وصدقنا" میں حصول پختگی ہے، بلکہ قرآن حکیم سے استفادہ کرنے کی یہ شرط اولین بھی ہے۔ (الم)

ریب و تذبذب زہرِ قاتل ہے، تسلیم و رضا کے لیے بھی اور قرآن سے کسب فیض کے لیے بھی، اس لیے پہلے اس سلسلے میں اطمینان حاصل کر لینا چاہیے۔ اگر دل کے کسی گوشہ میں یہ مرض موجود ہو تو پہلے اس سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہیے! (لا ریب فیہ)

مندرجہ بالا دو مرحلوں کے بعد ہی دل میں "تقویٰ" کی وہ سکت پیدا ہو جاتی ہے جو اپنے اندر ہدایت جذب کرنے کا ملکہ رکھتی ہے۔ (ھدی للمتقین)

ایمان بالغیب، اقامتِ صلوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ، ما انزل پر ایمان اور آخرت کی جوابدہی کا احساس اور یقین، تقویٰ کے بنیادی عناصر ہیں، اسی کے ذریعے من جانب اللہ فیضانِ ہدایت کا نزول ہوتا ہے اور انہی پر انسان کی دنیوی صلاح اور فلاح کا انحصار ہے۔ (اولٰئک ھم المفلحون)

جو لوگ بعض مصالح سیئہ کی بنا پر اڑ جاتے ہیں گو وہ محروم الایمان ہوتے ہیں مگر داعی حق کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان کو تبلیغ جاری رکھے۔ (سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱؎ وَمِنَ النَّاسِ (کچھ لوگ)، یہ فقرہ اور جملہ تحقیر پر مبنی ہے، اس لیے کہ یہ منافق آبادی کے لحاظ سے معمولی اقلیت تھے یا اس لیے کہ ذلیل پیشہ، تقیہ باز اور بزدل لوگ تھے۔ جو خود صحابہ کے عہد میں بالکل گنتی کے رہ گئے تھے

قَالَ زَیْدُ بْنُ وَھْبٍ: کُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَۃَ فَقَالَ مَا بَقِیَ مِنْ اَصْحَابِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ (فَقَاتِلُوْا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ) اِلَّا ثَلٰثَۃٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ اِلَّا اَرْبَعَۃٌ ...... اَحَدُھُمْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ وَلَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَہٗ (بخاری - کتاب التفسیر - سورۃ براءۃ)

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے تو انھوں نے کہا کہ اس آیت (فَقَاتِلُوْا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ) کے مصداق صرف تین شخص باقی رہ گئے ہیں اور منافقین میں سے صرف چار .... ان میں سے ایک تو اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پئے بھی تو اسے ٹھنڈک محسوس نہ ہو۔

بعض جگہ یا بعض اوقات ان کی تعداد بارہ بھی ذکر کی گئی ہے۔

قَالَ عَمَّارٌ ...... وَلٰکِنْ حُذَیْفَۃُ اَخْبَرَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا۔ الحدیث (رواہ مسلم)

حضرت عمارؓ فرماتے ہیں ...... ہاں حضرت حذیفہ نے مجھے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری امت میں بارہ منافق ہوں گے۔

حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْعَقَبَۃِ فَاِذَا اَنَا بِاثْنَیْ عَشَرَ رَاکِبًا قَدِ اعْتَرَضُوْہُ فِیْھَا قَالَ فَانْتَبَہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھِمْ فَصَرَخَ بِھِمْ فَوَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ...... قَالَ ھٰؤُلَاءِ الْمُنٰفِقُوْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (ابن کثیر تفسیر سورۃ براءت)

یہاں تک کہ (چلتے چلتے جب) ہم گھاٹی پر پہنچے تو اچانک بارہ سوار ہمیں سامنے آتے ہوئے ملے، چنانچہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے آگاہ کیا۔ آپ نے ان کو زور سے آواز دی تو وہ دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے ..... آپ نے فرمایا یہ منافق لوگ ہیں جو ہمیشہ منافق ہی رہیں گے۔

امام طبرانی نے ان گھاٹی والوں کے یہ نام تحریر کیے ہیں:

معتب بن قشیر، ودیعہ بن ثابت، جد بن عبداللہ ابن نبتل بن عمرو بن عوف، حارث بن یزید الطائی، اوس بن قیظی، حارث بن سوید، سعد بن زرارہ، قیس بن فہد، سوید بن داعس من بنی الحبلی، قیس بن عمرو بن سہل، زید بن اللعیت سلالۃ بن الحمام وہما من بنی قینقاع (ابن کثیر سورت براءت)

الغرض منافقوں کی تعداد گو ان سے کہیں زیادہ تھی تاہم مجموعی لحاظ سے کچھ زیادہ قابل ذکر جمعیت نہیں تھی۔ اگر ہوتی تو ان کو نفاق کی راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ تاہم جتنے تھے شرارت پیشہ تھے اور بدنام تھے ـــ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کچھ لوگ "کہہ کر ان کی تحقیر کی گئی ہے۔

ے مَنْ يَّقُولُ (جو منہ زبانی دعوے کرتے ہیں) جب سچی مسلمانی سے جھولی خالی ہوتی ہے اس وقت ایک مدعی کو زبانی کلامی اپنی "مسلمانی" کا ڈھنڈورہ پیٹنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ مشک خالص ہو تو عطار کے پروپیگنڈہ سے بے نیاز ہوتا ہے ورنہ عطار ہی کو اس کی کارسازی کرنا پڑتی ہے۔ قرآن حکیم نے ان کی اس کیفیت کی یوں تصویر کھینچی ہے۔

وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (سورۃ المنافقون)

جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (ٹھیک ہے) اللہ جانتا ہے کہ واقعی آپ اس کے رسول ہیں (مگر) اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق پکے جھوٹے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ (سورۃ مائدہ)

جو لوگ اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (مگر) ان کے دل ایمان نہیں لائے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ (توبہ)

وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ایک ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں بلکہ یہ ڈرپوک ٹولہ ہے۔

قسمیں صرف آپ کو خوش رکھنے کے لیے کھاتے ہیں اس لیے نہیں کہ اللہ خوش ہو۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لِيُرْضُوْكُمْ۔

بات یہ نہیں تھی کہ کلمہ تو صدق دل سے پڑھا، بعد میں تذبذب میں پڑ کر ان کو تکلفات کی راہ اختیار کرنا پڑی بلکہ کلمہ بھی نیت بد سے پڑھا۔

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ (مائدہ)

جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں (تو) کہتے ہیں ہم ایمان لائے، حالانکہ جیسے کفر لیے ہوئے آئے ویسے ہی لیے ہوئے واپس ہو گئے۔

اور ساتھ ساتھ وہ کڑھتے بھی ہیں کیونکہ ان کی دال نہیں گلتی۔

وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (آل عمران)

یہ (منافق) جب تم سے ملتے ہیں (تو) آمنا کہتے ہیں اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو غصے کے مارے انگلیاں کاٹتے ہیں۔

نفاق کی ابتداء۔ منکرِ حق اور دشمنِ دین بہادر ہو تو "کفر بواح" (ڈنکے کی چوٹ کفر) کا حامل ہوتا ہے، اگر وہ بزدل یا سیاسی گھاگ اور شاطر ہو تو اس کا کفر "کفرِ نفاق" ہوتا ہے ـــــ اور یہ عموماً اس وقت کروٹ لیتا ہے، جب ماحول اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

(یہ لوگ اپنے نزدیک) اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں، دھوکا دیتے ہیں اور حقیقت میں دھوکا

لیے سازگار نہیں رہتا۔ مکہ میں کفر غالب تھا، اس لیے کفر نہ صرف "کفر بواح" تھا بلکہ جارح بھی تھا، اس لیے اس وقت کمزور اپنا ایمان یوں چھپاتے تھے جس طرح کوئی چور سے اپنی دولت کو۔ لیکن مدینہ منورہ میں اوس اور خزرج کے مسلمان ہو جانے کے بعد فضا یکسر بدل گئی تھی، خاص کر غزوۂ بدر کے بعد، اس لیے جو منکر حق سیاسی شاطر یا بزدل تھے، انھوں نے اپنے کفر کو یوں چھپایا جس طرح چور چوری کو چھپاتا ہے۔ بس اس کا نام نفاق ہے۔ تقیہ کی طرح نفاق کا محرک بھی زیادہ تر خالصۃً سیاسی رہا ہے، چنانچہ مدینہ منورہ میں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کر کے تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی کے سر پر "تاج سروری" رکھا جانے والا تھا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کے بعد لوگوں کی توجہ بدل گئی۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک، آفتاب عالمتاب کے سامنے حقیر ذرہ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ اس لیے جھوٹی عالی ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے، وہ "کفر در بغل" مسلمانوں میں گھل مل گیا۔ اور مار آستین بن کر اپنے مکروہ منصوبوں کی تکمیل میں اپنی پوری عمر کھپا دی — علیہ ما علیہ

نفاق کا دوسرا نام تقیہ ہے۔ حقائق کو چھپانا اور اندھیرے میں رکھ کر مارنا، دونوں کا طول وعرض ہے۔

بہرحال ان کے متعلق قرآن حکیم کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ ایمان کے سلسلے میں زبانی کلامی کتنے ہی بلند بانگ دعاوی کریں، دل میں جب تک نفاق کا کوڑھ ہے قبول نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی یہ لفظی شاطرانہ مسیحائی اُن کے کچھ کام آئے گی۔ (وما ھم بمومنین)

حضور کا ارشاد ہے:

ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم (مسلم۔ ابوھریرۃ)

اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور دھن دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نگاہ تمہارے دلوں اور اعمال پر رہتی ہے۔

یعنی اگر دل میں کوڑھ ہو تو تمہاری صد صالہ ریاضتیں بے کار ہیں اگر دل میں نور ایمان، اعمال کی اساس ہے تو بعض بشری کمزوریوں سے درگزر بھی ممکن ہے۔

۳؎ یُخٰدِعُونَ (دھوکا دیتے ہیں) یہاں سے ان کے بزدلانہ اور گھٹیا کردار کی تفصیل پیش ہونے لگی ہے سب سے پہلے وہ چیز پیش کی گئی ہے جو جانِ نفاق ہے یعنی مخادعت۔ بے خدا سیاسی دنیا میں اس کا نام ڈپلومیسی ہے اس کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ وہ اندھی اور بر خود غلط ہوتی ہے، اندھی اس لیے کہ اس کی آنکھوں میں حیا نہیں ہوتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْعُرُونَ ○ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ

نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو ان کے دلوں میں (پہلے ہی سے کفر کا) مرض تھا اب (قرآن نازل کرکے) اللہ نے ان

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ○

کا مرض (اور بھی) بڑھا دیا اور ان کو ان کے جھوٹ بولنے کی سزا میں عذاب دردناک (ہونا) ہے

اور انجام سے بے پرواہ ہوکر عارضی "وقت کٹی" کی بنیادوں پر اپنے مستقبل کی عمارت تعمیر کرنے میں مصروف رہتی ہے اور بزعم خود غلط اس لیے کہ اپنی ان بوالعجبیوں میں فاش اور عریاں ہونے کے باوجود اس خوش فہمی میں بھی مبتلا ہوتی ہے کہ گو سامنے خدا بھی ہے، پر ان کو بھی "طرح دینے" میں وہ بالکل کامیاب ہے۔

کسی کو اندھیرے میں رکھ کر اس کے استحصال کرنے کا نام مخادعت "(دھوکا دینا)" ہے، ظاہر ہے کہ منافقوں کے سامنے خدا کی یہ حیثیت نہیں کہ اس کو اندھیرے میں رکھا جا سکے، کیونکہ وہ اس معاملہ میں تو خوف زدہ رہتے تھے کہ کہیں خدا ان کا یہ راز فاش نہ کر دے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ (سورۂ توبہ ع ۸)

منافق اس امر سے خائف رہتے تھے کہ کہیں ان پر کوئی سورت نازل ہوکر ان کے دلوں کا راز فاش کر دے۔

اس لیے یہاں پر اصل مخادعت، خدا کے نام پر مسلمانوں کا استحصال کرنا، اور اپنا اُلّو سیدھا کرنا ہے۔ ہمارے نزدیک مخادعت کی یہ نوعیت جہاں محدود دائرہ میں انفرادی ہو سکتی ہے وہاں اس سے کہیں زیادہ سیاسی اور اجتماعی ہے جو عموماً سیاسیین سوء کا شعار رہا ہے۔ اپنے اقتدار اور سیاسی ساکھ کے استحکام کے لیے خدا اور رسولؐ کے نام کو استعمال کر کے عوام کو اپنے گرد جمع رکھنے کا دستور، منافقت کا پرانا دستور ہے۔ گو وہ نہ سمجھیں، تاہم یہ بھی ایک اٹل حقیقت اور تاریخی تجربہ ہے کہ ایسے لوگ زیادہ دیر تک پس پردہ نہیں رہ سکے اور ننگے ہوکر بالآخر اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ (سورۂ دخان) تو وہ یوں تباہ ہوئے کہ) آسمان و زمین کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہ ٹپکا اور نہ ان کو کچھ مہلت دی گئی ——— وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ، کا یہی مطلب ہے کہ وہ مخادعت اور منافقت کے قدرتی بدنتائج سے بچ نہ سکے۔

لہ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (اللہ نے ان کا مرض اور بڑھا دیا) ٹھوکر لگنے پر اگر آنکھیں کھل جائیں تو یہ صحیح عبرت پذیری ہے، جس کی خدا قدر کرتا ہے، اگر اس کے بجائے کوئی شخص پینترے بدل بدل کر اپنی کج روی کا تحفظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو (لوگوں میں) میل جول

مُصْلِحُوْنَ ○ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○

کرنے والے ہیں اور بس سنو جی یہی لوگ فسادی ہیں لیکن نہیں سمجھتے

کرنے ہیں اور زیادہ تیز ہو جائے تو خدا اتنی ہی نسبت سے، کڑھنا، حسرت و نامرادی کی آگ میں جلنا اس کا مقدر بنا دیتا ہے۔ جیتا ہے اور کڑھتا ہے، جتنا سلجھاتا ہے اس سے کہیں زیادہ الجھتا ہے۔ بس اسی حسرت و یاس میں عمر تمام ہو جاتی ہے۔ بہرحال اہل نفاق کی یہ دوسری بدنصیبی کا ذکر کیا گیا ہے۔

لَا تُفْسِدُوْا (فساد نہ کرو) جو لوگ اپنی نادانیوں کو اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیتے ہیں ان کو اپنی ایک غلطی کو ہضم کرنے کے لیے سینکڑوں غلطیوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ان کی تخریبی سرگرمیاں بھی بڑھ جایا کرتی ہیں ـــــ مثلاً ریاست کے حصول کے لیے ایمان کو ٹھکرایا، ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نادانی نہیں ہو سکتی مگر اپنے دل کو فریب دینے کے لیے انھوں نے دھونس دھاندلی، مکر و فریب اور ریشہ دوانیوں کے سینکڑوں چکر چلا ڈالے تاکہ ننگوں کی ایک جمعیت بن جائے، اور وہ اس حمام خانے میں تنہا ننگے نہ رہیں۔

اسی طرح ایمان کا یہ ایک فطری تقاضا ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ عدل و انصاف اور مروت ملحوظ رکھنے کے باوجود ان میں جذب ہونے یا ان کی دوستی کا دم بھرنے سے پرہیز کیا جائے مگر یہ چیز منافقوں کی پالیسی کے خلاف تھی، اس لیے "صلح کل" کے وعظ کی آڑ میں شکار کھیلتے رہے، اس پر قرآن کو کہنا پڑا کہ بھائی چارہ باہم کفار کا تو ہو سکتا ہے، مسلم اور کافر کے درمیان نہیں ہو سکتا۔ اگر اس نکتہ کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو فساد فی الارض کے طوفان اٹھ کھڑے ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (انفال ع ۱۰)

اور جو کافر ہیں، ایک دوسرے کے وارث اور دوست ہیں، اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ برپا ہو گا اور بڑا فساد مچے گا)

بس اس کے جواب میں وہ سیاسی زبان میں کہتے ہیں کہ کافر و مسلم کی تفریق تنگ نظری ہے۔ انسانیت یا کم از کم رنگ و نسل اور وطن کے وسیع تر نظریہ پر بھائی چارہ اور دوستی کی بنیاد رکھنا چاہیے، اس لیے ہم جو کچھ کر رہے ہیں، وہ اصولی، اصلاحی اور عالی ظرفی کی بات ہے، فساد فی الارض کے طعنے دینا غلط ہے۔ خدا نے کہا کہ حدود اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح (اور) لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لے آؤ (تو) کہتے ہیں کہ

كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا

کیا ہم بھی (اسی طرح) ایمان لے آئیں جس طرح (اور) احمق ایمان لے آئے؟ سنو جی ایسی لوگ احمق ہیں لیکن نہیں

يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا

جانتے اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لاچکے تو کہتے ہیں ہم (بھی تو) ایمان لاچکے ہیں اور جب

خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ

تنہائی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں (تو) کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (مسلمانوں کو)

کی پرواہ نہ کرنا ہی فساد فی الارض کی جڑ ہے۔ مگر گندم نما جو فروشوں کے لیے اس کا اعتراف کرنا مشکل ہے۔ اگر گندم کو گندم اور جو کو جو رکھ کر معاملہ کیا جائے تو عدل بھی ہے اور انصاف بھی، اگر جو کو گندم کہنے پر اصرار کیا جائے تو خلاف حقیقت ہونے کے علاوہ اس میں باہم الجھاؤ کے سامان بھی پیدا ہو جائیں گے ——— اور ہوتے ——— مشرقی پاکستان کے کچھ لوگوں نے قوم ہنود کی دوستی سے دم بھرنے کا جو تجربہ کیا، وہ آپ کے سامنے ہے ——— اہل نفاق کا یہ تیسرا نمونہ دغط ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ ایمانی غیرت سلامت رہے، مسلمانی کا احترام کیا جائے، انسانی بنیاد پر حسن معاملہ الگ بات ہے لیکن اعداء اللہ سے سلسلۂ اخوت بڑھانا یا ان میں جذب ہونے کی کوشش کرنا، منافقت کی نشانی ہے، بگاڑ جڑ پکڑے گا اس سے امن غارت ہوگا یا ایمان۔

؎۶ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ (جیسا کہ احمق ایمان لائے) ایمان کی بات منافق بھی کیا کرتے تھے، یعنی ضرورتِ ایمان کے وہ بھی قائل تھے، لیکن فرق صرف اتنا تھا کہ وہ ایسے ایمان پر ایمان رکھتے تھے جو ان کی مرضی کے تابع ہو اور وہ ان کے پیچھے چلے، اور یہ جو بھی حماقت کریں، اس کے لیے وہ کوئی وجہ جواز مہیا کرے۔ جب ان سے کہا گیا کہ ہمیں یہ ایمان قبول نہیں ہے، اگر ایمان چاہتے ہو تو یوں ایمان لاؤ، جیسے میرے رسولؐ کے صحابہ نے نمونہ پیش کیا ہے تو اس کے جواب میں انھوں نے جو کچھ کہا آپ کے سامنے ہے ——— راہِ حق میں لٹ جانے کو صحابہ کرام ایمان کی معراج تصور کرتے تھے، ان کا ایمان دین کے تابع، جان قرآن کے تابع اور مال کتاب و سنت کے تابع تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

بناتے ہیں (حقیقت میں) اللہ ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے ٹامک ٹوئیاں مارا کریں۔

اس لیے منافق ان کو دیوانہ اور العیاذ باللہ احمق کہتے تھے کہ ان لوگوں نے "دین ضیاع" قبول کیا ہے لیکن خدا فرماتا ہے کہ دراصل یہ خود احمق ہیں، صحابہ کا دین، "دین ضیاع" نہیں "دین وفا" ہے۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ کے مقام کے یہ اہلِ رسوخ لوگ ہیں جن کو سمجھنا اہل نفاق جیسے بدذوق اور کاروباری سوداگروں کے لیے مشکل ہے۔

شہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (ہم توان کو بناتے ہیں) اہل نفاق کی یہ ایک اور علامت بتائی گئی ہے کہ فریقین کے ساتھ یہ بزدل کس طرح پیش آتے ہیں؟ یعنی مسلمانوں سے ملے تو کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں اور جب اپنے ہم پیالہ ہم نوالہ لوگوں سے ملتے تو کہتے یارا! دل برا نہ کرنا، ہم تو مسلمانوں کو اُلّو بناتے ہیں، ورنہ ہمیں ان سے کیا سروکار؟ یہ بالکل ویسی بات ہے، جیسی کچھ آج کل سیاست باز حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ بہرحال یہ ان لوگوں کے گھٹیا کردار کے نمونے ہیں جن کے سامنے کوئی روحانی، اخلاقی اور عقلی اقدار اور اصول نہیں ہوتے، بلکہ ان کے سامنے کچھ "سفلی مقاصد" ہوتے ہیں، جن کے حصول کے لیے ذلیل سے ذلیل تر راہ اختیار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

شہ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ (اللہ ان کو بناتا ہے) دوسروں کا تماشا کرنے والے کبھی خود بھی تماشا بن جاتے ہیں، اور یہ عموماً ہوتا ہی رہتا ہے۔ اسی کو "ان کو بنانا" کہا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مذاق اور مخول کر کے وہ خوش تھے کہ ایک دن یہ بھولے بھالے لوگ مات کھا جائیں گے۔ بس یہ سوچ کر پھر وہ انہی ذلیل راہوں پر مطمئن ہو کر پڑ جاتے تھے جو اپنے ذلیل مقصد کے لیے انہوں نے اختیار کر لی تھیں۔ پروگرام گھٹیا اور طریق کار نامعقول، اس پر خوش فہمی ابلہانہ کہ ہم جو کچھ کر رہے، اس کے کیا کہنے! ظاہر ہے کہ اب ایسے لوگ آج نہیں تو کل بالآخر تماشا ہی بنیں گے۔ رسوا ہوں گے۔ ذلیل ہوں گے اور اپنے انجام کو پہنچ کر دنیا کے لیے درسِ عبرت بنیں گے۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ سے یہی مراد ہے۔ دوسرے مقام پر اسے یوں بیان کیا گیا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (پ۴۔ آل عمران ع ۱۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی سو نہ تو ان کی تجارت سود مند ہوئی

اور جو لوگ انکاری ہیں اس خیال میں نہ رہیں کہ ہم ان کو جو ڈھیل دے رہے ہیں کچھ ان کے حق میں بہتر ہے ہم تو ان کو صرف اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ اور گناہ سمیٹ لیں اور (بالآخر کار) ان کو ذلت کی مار ہے۔

قرآن حکیم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جزا میں مشاکلہ بھی ہو سکتا ہے، اس لیے قیامت میں ان متہزئین کو جو سزا دی جائے گی اس میں بھی یہی قدرتی رنگ ابھر آئے گا۔

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ (پ ۲۷۔ الحدید۔ ع ۲)

"اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ (ذرا تو) ہمارا انتظار کرو کہ تمہارے (اس) نور (روشنی) سے ہم بھی (فائدہ) اٹھائیں (تو ان سے) کہا جائے گا کہ (نہیں) اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ اور (کوئی اور) روشنی تلاش کر لو، اس کے بعد ان (دونوں فریقوں) کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی (اور) اس میں ایک دروازہ ہوگا (پھر جو) دروازے کی اندرونی طرف (رہے جدھر مسلمان ہیں) اس میں (تو خدا کی) رحمت ہوگی اور اس کی (جو) بیرونی طرف (رہے جدھر منافق ہیں) ادھر عذاب (الٰہی) ہوگا (یہ منافق) مسلمانوں سے پکار پکار کر کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے، تھے تو سہی مگر تم نے آپ اپنے تئیں بلائیں ڈالا اور (اسی بات کے) منتظر رہے (کہ مسلمانوں پر کوئی آفت آنازل ہو) اور شک میں (پڑے) رہے اور (واہی محال) آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ حکم خدا آپہنچا (یعنی موت) اور دغا باز (شیطان) اللہ کے بارے میں تم کو دھوکے دیا۔ تو آج نہ تو تم (ہی) سے کچھ معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جو (صریح) انکار کرتے رہے، سب کا ٹھکانا ہی دوزخ ہے اور وہی تمہاری رفیق ہے اور (وہ کیا ہی) برا ٹھکانا ہے۔"

گویا کہ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ کی یہ بھی ایک شکل ہے کہ قیامت میں ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو دنیا میں وہ مسلمانوں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ بہرحال منافقوں نے دنیا میں بھی استہزاء کا مزہ چکھا اور آخرت میں بھی چکھیں گے۔ اگر کسی کو کسی بات سے اتفاق نہیں ہے تو نہ سہی لیکن اس کا مذاق اڑانا کسی طرح بھی اندیشے سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○

خالی نہیں ہے۔ مگر افسوس! جس استہزاء کا انجام اس قدر سنگین ہے، دنیا میں اس کا چلن اتنا ہی عام ہے، کبھی شیخ کی پگڑی کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو کبھی اس کی ڈاڑھی کا، کبھی اس کے سجدوں کی ہنسی اڑائی جاتی ہے اور کبھی اس کی تسبیح کی، کبھی اس کی کسی نیکی پر مخول کیا جاتا ہے اور کبھی اس کی چال ڈھال پر۔ بہرحال جو لوگ اس راہ پر دوڑ رہے ہیں، انھیں اس کا انجام یاد کر لینا چاہیے۔

۵ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (نہ وہ سیدھی راہ پر قائم رہے) یعنی ان منافقوں نے دنیا کی عارضی منفعت، وقتی آسودگی اور گھڑی پل کے مزوں پر ایمانی سعادت اور ابدی اخروی فوز و فلاح کو قربان کر ڈالا ــــ اب بھی جو شخص انہی راہوں پر چلے گا اس کا بھی انجام اس سے مختلف نہیں ہوگا۔ یہ سنت اللہ ہے۔

قوم ثمود کے ذکر میں فرمایا۔

فَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (پ ۲۴۔ حم السجدہ۔ ع ۲)

باقی رہے ثمود، تو ہم نے ان کو رستہ دکھا دیا تھا مگر انھوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی اختیار کی، انجام یہ ہوا کہ ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے ان کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا۔

غرض یہ ہے کہ، نفس و طاغوت کے پیچھے لگ کر جو لوگ حق کی راہ چھوڑ دیتے ہیں، ان کا انجام عموماً بڑا حوصلہ شکن ہوتا ہے۔ ایک تو ان کو یہ سودا بہت مہنگا پڑتا ہے، دوسرا یہ کہ راہ راست کھو دیتے ہیں، اس لیے پھر تاریک ٹوئیوں میں سر مارتے مارتے ہلاکت خیز گڑھوں میں گر کر ہمیشہ کے لیے برباد ہو جاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ وایاکم منہا۔

تعلیم القرآن خط وکتابت سکول

گھر بیٹھے اسلام کی تعلیم حاصل کیجئے

دس پیسے کے ایک پوسٹ کارڈ پر ہمیں اپنا نام پتہ اور مختصر کوائف لکھ کر بھیج دیجئے اور گھر بیٹھے بٹھائے اسلامی تعلیم مفت حاصل کیجئے۔ ہم دس سبق اور ان کے لیے دیدہ زیب فائل بھیج دیں گے اور تکمیل پر سند پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ تین ماہ میں آپ اسلامی تعلیم کا یہ کورس مکمل کر لیں گے۔ ہمیں اپنے مسلم اور غیر مسلم احباب کے پتے بھیجئے۔

پرنسپل تعلیم القرآن خط وکتابت سکول پوسٹ بکس ۱۲۱۲ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ